

در حجاب

مُصَنَّفٌ

ادیب اعظم، مؤلف ہندو اللغات

(اردو انسائیکلو پیڈیا)

حضرت ہندو لکھنوی

مرکز احیاء

ناشر

سید حسین میرزا مقرب

لکھنوی

پتہ: منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

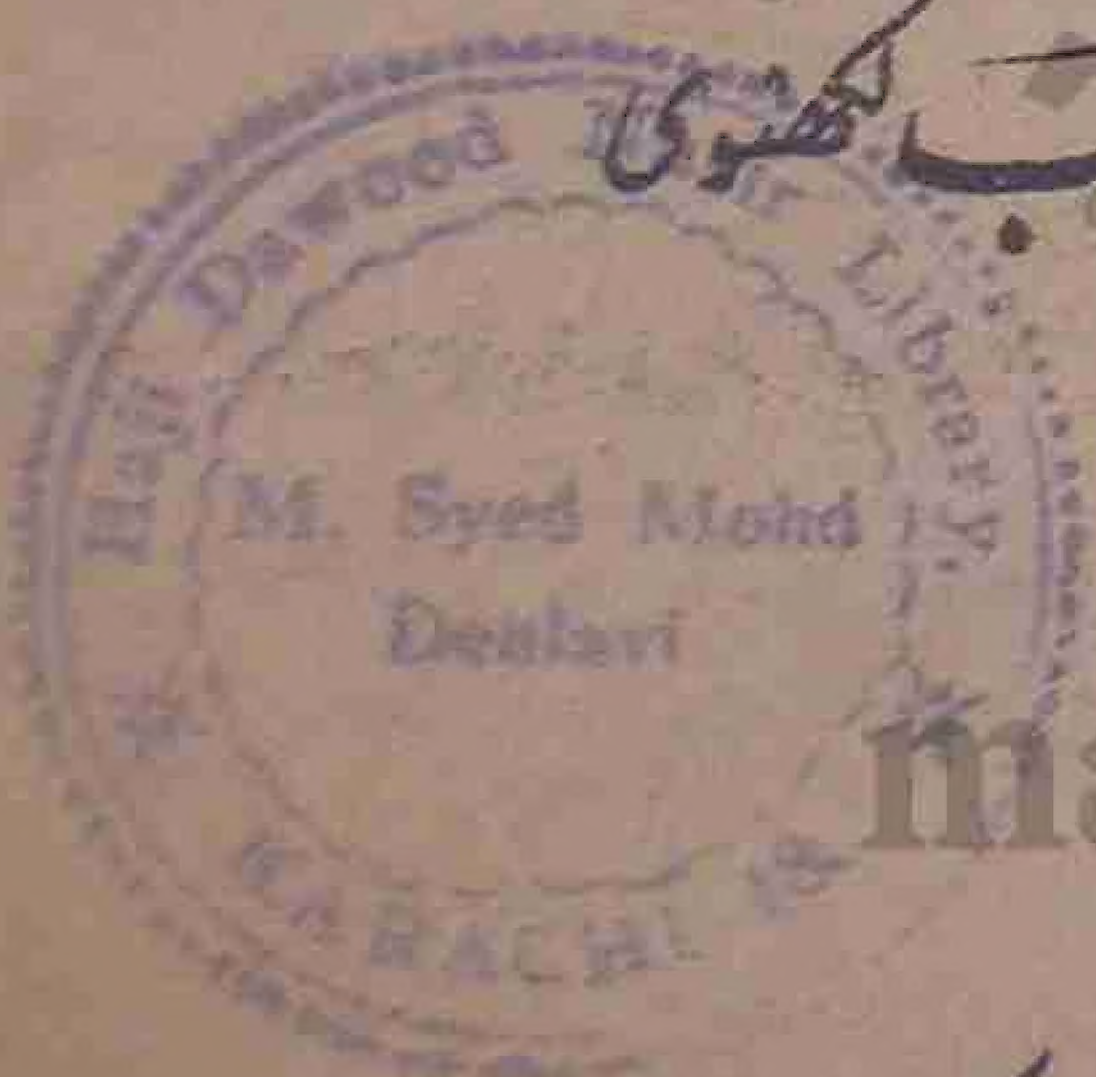
قیمت دو آنہ

مکتبہ العلوم

کراچی

حقوق محفوظ

MAAB 1431



زباعتشا

پروے کے مخالف ہیں زمانے والے
کیوں نہیں گئے بے پردگی زینب پر

نسوان کو ہیں بازاروں میں لائے
اسلام میں پروے کے اٹھانے

دل حلق کا مسرور کیا جاتا ہے
اوشوق سے پردے کے اٹھانے والے

تفریح سے عیشم دور کیا جاتا ہے
نظرت کو بھی مجبور کیا جاتا ہے

اغیار میں اور تجھ میں پہچان نہیں
اسلام کی روح ہے بقائے پردہ

ایمان کا دعویٰ ہے پر ایمان نہ
گھر تو ہے مخالف تو مسلمان نہ

منظور جو تقارب علیٰ کو پردہ
محبوب کے کہیں راز کی باتیں مسرور

بندوں کو دیا حکم سدا ہو پردہ
پردہ ہی رہا پھر بھی اٹھا گو پردہ

دولت سے حیاتے شیخ اور شاب گئی
دیکھی نسوان نے جا کے بازار کی شکل

اسلام میں جو چیز تھقی نایاب گئی
موتی اسچے رہے مگر آب گئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱

خلق میں دور انقلاب کا بدلا ہوائے وقت نے رخِ شیخ و شاب کا
ما نظر انتخاب کا اک آن میں اُلٹ گیا پردہ حجاب کا

دل کو ہوس میں سیر کی کس طرح کل پڑے
موتی صدف کو توڑ کے باہر نکل پڑے

۲

پر دلتا کے دریا لیے ہوئے سر میں کمالِ حسن کا سودا لیے ہوئے
کو پے جو نہاں تھی اُنہ نیا لیے ہوئے اپنی چمک میں طور کا جلو لیے ہوئے

جو یاد تھکے سوت وہ نہ ارموش ہو گئے

جن کو نظر پہ ناز تھا یہوش ہو گئے

۳

شہرت ہوئی جو حسن کی شہر و دیار میں
 کیا کیجئے کہ دل نہ ہو جب اختیار میں
 بازار میں کھڑے ہوئے لوگ
 دیکھی چمک جو برق کی فصل وہ
 جو ہر شناس بہر بازار بن گئے
 قیمت میں جان دے کے خریدار بن گئے

۴

سودا ہن روح ہے ہمیں دنیا کا انقلاب
 پیرے کے ساتھ ہوتا ہوشیے کا انتخاب
 ہوا آفتاب ذرہ تو ذرہ ہے
 اٹھتے نہ ہم جان سے اور اٹھ گئے
 پرے کی رسم اٹھانے کو چہرے بٹ گئیں
 ایسی ہو چلی کہ نقاب میں اکت گئیں

۵

گھنڈہ موسم باعث آزار ہو گئے
 طائر خیال وقت کے پروار ہو گئے
 جتنے خدا کے حکم تھے بیکار
 یعنی ہوا پر اڑنے کو تیار
 چین آیا بلسلوں کو نشمین کو چھوڑ کے
 بازار میں گل آگے گلشن کو چھوڑ کے

وہ سناٹا 'وہ صورت نہیں رہی غیرت کا نام رہ گیا غیرت نہیں رہی
 مکان سے اُلفت نہیں رہی گلشن سے باغیاں کو محبت نہیں رہی
 پائی جو انقلاب کی زد روزگار میں
 چھوڑا چین کو آمد فصل بہار میں

فرق جہاں کے نظام میں جو ہر ہے نہ بھینس کے خزانوں کے دم میں
 شے جو جو اہر کے نام میں گھر سے گئے نکل کے جو بازارِ عام میں
 اتنا تو جو ہری کی نظر کام کر گئی
 موتی پلٹ کے آئے مگر آب اتر گئی

میں ہر مرض میں تداویس کا رگڑ حکیم طلب تھا رہا اپنے مقام پر
 بڑی ہوا تو پڑے گا بُرا اثر نکلے مریض گھر سے جو نہی لگ گئی نظر
 لالے پڑے غریبوں کو مفت اپنی جان کے
 یہ سب ہوا حکیم کا کہنا نہ مان کے

۹

حکیم طبیب تھا کہ نہ کھانا خدائے روح
گلزار کی ہوا ہے مخالفت برائے روح

اس شوق میں کہ لطف چمن کے اٹھائے روح
چھوڑا مکان کو پئے نشو و نمائے روح

موسم بہار کا مرضِ دل بڑھا گیا
کھائی ہوا دماغ میں سودا سما گیا

۱۰

فطرت پکارتی ہے جو اہر چھپائے
جس کی نظر نظر ہو اسی کو کھلے

ہو رہی ہر آن کا خوف تو پہر اٹھائے
پوشیدہ کر کے برسرِ باز اٹھائے

دولت یہ وہ ہو چھپ کے نہ پھر آئے گی نظر

مگر غیر دیکھ لے گا تو لگ جائے گی نظر

۱۱

یہ سب تو شاعری تھی نہیں یہ صاف صاف
حق بات کہہ رہا ہوں نہ ہو طبع کے خلاق

عورت ہو ایک راز ہو جس کا انکشاف
پڑے کے ساتھ شرم بھی اٹھی خطا اعلان

اندھیر تو یہ ہے کہ سراپا بدل گئیں

گھر سے سیاہ اور بھکے کے بے گھر گئیں

۱۲

چہرے پہ نقاب مگر ہے برائے نام
جس طرح آئے ہلکے گھن میں سہ تمام
انہوں میں خاص ہوتا ہوا پڑے کا ہتمام
غیروں میں کھیل دیتی ہیں منہ دے کے پیام

ارمان سب بھل گئے دل شاد ہو گئے
لو دیکھ لو ہمیں کہ ہم آزاد ہو گئے

۱۳

سب اٹھ گئے جہاں سے پرانے خیال کے
موتی ہیں ہر طرف کو مرقعے جمال کے
پڑے میں آہ کے چہرہ تا باں نکال کے
کرتی ہیں باتیں آنکھوں میں آنکھوں کو ڈال کے
ہے انقلاب و ور حیا کا گزر گیا
جو باعث حیات تھا پانی وہ مر گیا

۱۴

آرائشوں کے ہوئے ہیں سارے نئے
اٹھتے ہیں کھر سن میں طوفان نئے نئے
کیونکر نہ ہوں لباس کے غبراں نئے نئے
دامن نئے نئے ہیں گر میاں نئے نئے
دیوانہ کر دیا دل بے اختیار نے
اکدم سے ہوش اڑا دیے فصل بہار نے

۱۵

جاتے ہیں ساتھ لے کے جو شہور میں غیور
اتنا ابھی لحاظ ہو جیتے ہیں دور دور

کچھ دن میں یہ خیال بھی مٹ جائے گا ضرر
اس انقلاب خاص میں مزدوں کا ہے تصور

اہل شعور منستے ہیں رسم حجاب پر
بے پردگی اب آگئی پورے شباب پر

۱۶

پہلا سادہ لحاظ کہاں وہ حیا کہاں
جاتی ہیں ساتھ جاتے ہیں شہر کہاں کہاں

ونیلے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو یہ سماں
غیروں سے بڑھ کے ہاتھ ملاتی ہیں بیسیاں

اکٹن بھی اڑے گی خبر ساتھ سے گئیں!
عزت کھتی جن کے ہاتھ وہی ہاتھ سے گئے!

۱۷

ڈر عورتوں کے دل سے گیا ہو گیا ستم
گھر میں ہو ایک ایک ہو بازار میں قدم

سب نذر سیر ہو گئے تھے جس قدر بھی غم
تفریح کا جو شوق تھا فطری ہوا نہ کم

تھا اختیار گاہ یہاں گم و ہاں گئیں
شوہر کو یہ خبر بھی نہیں ہو کہاں گئیں

۱۸

اس دور میں ہر شخص ہر شے کی ہیمیاں کھیل
اس فیصلے پہ اہل جہاں کیوش ہوں دلیل
جو عیب جانتے ہیں اسے میں بہت قلیل
مردوں کی جہا پہ ہو گئی ہیں رتیں دکیل

جہاں جہان میں جو یہ دستانوں ہو گیا
نقطت پر پکاری حسرتوں کا خون ہو گیا

۱۹

تہذیب مغربی کا ہوا یا ہوا شباب
تعلیم کا کچھ اتنا نتیجہ ہوا خراب
کچھ دن میں ہو نکلنے کو مغربے آفتاب
مرصی سے اپنی کرتی ہیں ہر کا انتخاب

دنیا کے انقلاب میں اس درجہ بڑھ گئیں
غیرت تو تیسرے گئی یہ آگے بڑھ گئیں

۲۰

چھوڑا گھر اس لیے کہ چین کی فضا ملے
صحت رہے حیات جہاں کا مزا ملے
دل باغ باغ ہو جو گل مدعا ملے
نکلیں اسی غرض سے کہ تازہ ہوا ملے

بے پردگی کے جتنے بھی امراض بڑھ گئے

اُنہی تمام خلق میں امراض بڑھ گئے

۲۱

کھنے کی بات ہو کہ شرافت نہیں رہی گھر کاٹنے لگا کہ محبت نہیں رہی
 بازار میں بیوی گئیں غیرت نہیں رہی منہ نے کہا یہ کھل کے وہ صوفت نہیں رہی
 جو ہتیاں غیور تھیں غیرت سے کٹ گئیں
 ہے سامنے کی بات نقابیں الٹ گئیں

۲۲

بے پردگی اب اتنی ہو پردا تھا جس قدر محفوظ اس دبا سے اگر ہیں تو چند گھر
 کہتا ہے دل کہ شراب آنے کا ہے خطر ہے خاص انقلاب نظر کیجئے جہم
 جو نیک نام شہر تھا بد نام ہو گیا
 اللہ لکھنؤ کا یہ انجام ہو گیا

۲۳

ہوں لکھنوی تو میں نے لیا لکھنؤ کا نام سچ پوچھئے تو خلق میں ہو پئے عام
 عزت کو کہ چکا ہے ہر اک دور سے سلام آئے گا شر لے کے بدلتا ہوا نظام
 تھا جس کا خوف وقت بہر طور آگیا
 چکر میں ساری خلق ہو وہ دور آگیا

۳۴

مردوں کا فرض ہو کہ وہ روکین شد و مد
بد قسمتی سے دیکھ لیا سب نے روزِ بد
خاموشیوں کی ہوتی ہے دنیا میں کوئی حد
پیدا ہو ٹوٹنے سے اگر عورتوں کو کہ

انہیں نہ حکم رشتہ الفت کو توڑ دیں
چھوڑیں اگر وہ گھر کو تو یہ اُن کو چھوڑ دیں

۳۵

اسلام ہے راہِ صدا جلد آئیے
تبلیغ کی طرقت قدم اپنا اٹھائیے
اے حافظانِ دین پیسہ بچائیے
حکمِ رسولِ محکم الہی بتائیے

دنیا کا پاس ہے شرعیّت نہ کیجئے
یہ دین کا ہو کام مروت نہ کیجئے

۳۶

اعلان کیجئے کہ جو بے پردگی حرام
حکمِ خدا کا آپ کو واجبِ احترام
انجام جلد دیجئے جو آپ کا ہے کام
اے واعظینِ دین رسولِ فلک مقام

شرعِ نبی کا راز نہاں کھولتے نہیں
منہ کھل گئے اور آپ نہاں کھولتے نہیں

۲۷

گہری نظر سے رنگ بدلنا تو دیکھئے بے باکیوں سے گھر سے نکلنا تو دیکھئے
 بالیدگی کے ساتھ ٹہلنا تو دیکھئے حشر آ رہا ہو ناز سے چلنا تو دیکھئے
 تسلیم جلد دین کے آئین کیجئے
 مردہ سمجھ کے آپ انھیں تلقین کیجئے

۲۸

حق کے مقابلے میں ہو باطل سے کیوں خطر بس خیر اسی میں ہو کہ نہ باقی رہے یہ شر
 کافی ہو سچ چکا ہو اب اسلام کو ضرر کچھ روز اسی طرح رہے خاموش آپ اگر
 اگ سی لگے گی زمین آسمان میں
 باقی ہیں جو کھڑ نہ سکیں گی مکان میں

۲۹

جس وقت بھی رسول کے منبر پہ جا ئے بے خوف جو بھی حکم نبی ہے سنائے
 دل میں کوئی خیال نہ دنیا کا لائے پرے جہالتوں کے جہاں سے اٹھائے
 ہے جب قدر بھی آپ کا امکان ٹو کے
 پرے کی ہے یہ بات بالاعلان ٹو کے

بے پردگی کا دینا پیسہ پر ہے اثر
 دنیا میں جب کسی کا نہیں عالموں کو ڈر
 اعلان سے کہیں کہ ہو اسلام کا ضرر
 ہم سے سنیں صحیح یہ دیتے ہیں ہم خبر
 کثرت اب اس قدر ہے کہ گھبراتا ہے نظر
 رستے میں اک نہ ایک پہ پڑ جاتی ہے نظر

محتاج و قتل میں کس جانتے جاتے ہیں
 ٹوڑیں نظر کہ صرے کہ ہر کو نظر اٹھائیں
 ہر مرتے سیاہ پسلی آتی ہیں گھٹائیں
 تیروں کا بسندہ ہوتا ہر دل کس طرح بچائیں
 القصد سب کو مورد الزام کر دیا
 بے پردگی نے قوم کو بدنام کر دیا

سبیل کے مجلسوں میں کرنی کریم شام
 بے پردگی حرام ہو بے پردگی حرام
 ممکن یہ ہو کہ لے کے اثرات خاص و عام
 ناموس سے کہیں کہ غضب کا ہو یہ مقام
 بے پردگی نہ نیت مضطر کا واسطہ
 بیٹھو گھروں میں آل پیسہ کا واسطہ

ہر سمت آ رہا ہو نظر حشر کا سماں
گردش میں یہ زمین تو جگر میں آ سماں
بے پردگی کی رنگ پہ آئی ہو داستاں
گر دم ہم غریبوں پہ خلاق دو جہاں
ہر دم ہی صدائے دلِ حق نبو شس ہے
پروردگار خلق کا تو پردہ پوشش ہے

دنیا سے اٹھ چکا حق و باطل کا تیار
خوب خدا سے دور ہیں جو دولتوں پہ تیار
اسلام والے بھول گئے حکم کا ساز
اعلان کر رہا ہو تہمت بعد تیار
رُخِ نظم کا نہیں ہو ہر انسان کی طرف
روئے سخن فقط ہے مسلمان کی طرف

تحفۃ العوام
جو موافق فتاویٰ آقائے مجددی سرکارِ محسن الملک کے
گہرے مطالعے کے بعد محاسن کتاب پر بسطِ تقریظ کے ساتھ
بالکل حال میں شائع ہوئی ہے۔ اور جس میں تمام ضروری مسائل و ادعیہ وغیرہ متعلق مذہب
شعبہ درج ہیں۔ دیدہ زیب کتاب و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ پر، قیمت صرف ۱۰ روپے

حبِ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے
مقبَل لکھنوی، نیا محل، منصور نگر لکھنؤ

مہذب اللغات

یہ وہ اردو زبان کا مکمل لغت (انسائیکلو پیڈیا) ہے جسے صدر انجمن محافظ اردو، ادیب
اعظم حضرت مہذب مظلہ العالی نے ۲۸ سال کی شبانہ روز کی محنت میں تیار کیا ہے جس کی
سولہ جلدیں ہیں۔ ہر جلد ہزار صفحات کی ہے۔ چنانچہ الف مقصورہ و محدودہ کے ہزار صفحات
باقی اسل شائع ہو رہے ہیں۔ چار قسطیں سو سو صفحات کی خوشنما ٹائٹل، چکنا کاغذ،
نہیں کتابت و پاکیزہ طباعت کے ساتھ منظر عام پر آ چکی ہیں، پانچویں قسط زیر طبع ہے جو
انشاء اللہ قریب میں شائع ہو جائے گی۔ یہ پانچوں قسطیں الف مقصورہ کی ہیں۔ تمام لغات
جملہ محاورات و امثالہ مع شواہد مع فرق تذکر و تائید جمع کیے گئے ہیں، زبان کا سب سے بڑا
لغت ہو۔ ہر قسط کی قیمت دو روپے ہے۔ سائز ۲۲x۱۸ ۱/۲ سے کالمہ ہو۔ جو حضرات دس قسطوں
کے بیٹگی عتہ، مرحمت فرماتے ہیں ان کے اسمائے گرامی رجسٹر ممبران خصوصاً میں درج کیے جاتے
ہیں جو چھ ڈاک بذمہ دفتر رہتا ہو۔ جو حضرات ماہانہ قسط طلب فرماتے ہیں ان کو عیار کاوی، پی
روانہ کیا جاتا ہو ان کا نام ممبران عمومی میں درج کیا جاتا ہو، جلد طلب فرمائیے پھر ایسا نادر الوجود
لغت نہ مل سکے گا۔ پتہ:۔ محافظ اردو بکڈ پو منصوبہ منکر، نیا محل لکھنؤ
خدمت ادب۔ اس لغت کے شائع ہونے کے قبل حضرت مہذب مظلہ اپنے ۲۲ تالیقات و تصنیفات
شائع فرما چکے ہیں جن کی فہرست ملاحظہ ہو۔ یہ اساتذہ کا غیر مطبوعہ کلام ہو جو مراقی اور غریبات پر
مشتمل ہے۔ جلد طلب فرمائیے ورنہ بکڈ پو میں کتابیں نہ رہنے کے بعد عدم تعمیل کی شرمندگی فہر کو اٹھانا
پڑے گی۔ — فہرست ملاحظہ ہو۔